چک ہمدم کے ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہاؤس پر کئی ماہ بعد بجلی بحال، صارفین کو ریلیف ملنے کی امید

ہفتہ 25 مئی 2024ء کو 9 ذوالحج 1445ھ کو ہونے والے نئے مالی سال کے بجٹ میں صحت، تعلیم اور ہائیڈرو الیکٹرک منصوبوں کے لیے مختص رقوم میں اضافہ

(نمائندہ خصوصی برائے توانائی)

ہفتہ 25 مئی 2024ء کو 9 ذوالحج 1445ھ کو ہونے والے نئے مالی سال کے بجٹ میں صحت، تعلیم اور ہائیڈرو الیکٹرک منصوبوں کے لیے مختص رقوم میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بدھ 24 مئی کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں وزیر خزانہ سردار شاہد اقبال کھرل نے 2024ء کا بجٹ پیش کیا۔ اس کے مطابق صحت کے لیے 18 فیصد، تعلیم کے لیے 20 فیصد اور توانائی کے شعبے میں ہائیڈرو الیکٹرک منصوبوں کے لیے مختص رقوم میں 25 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 3 نئے ہائیڈرو الیکٹرک منصوبوں کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر میں کہا کہ ’’ہماری حکومت نے گزشتہ مالی سال میں ہائیڈرو الیکٹرک منصوبوں کے لیے جو رقوم مختص کی تھیں، ان میں سے 70 فیصد رقم خرچ کی جا چکی ہے۔ ان منصوبوں سے 1200 میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی جو ملک کی کل پیداوار کا 15 فیصد ہے۔ ہم نے ان منصوبوں کے لیے مختص رقوم میں اضافہ کر کے 1500 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔‘‘

انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ان منصوبوں کے لیے ٹیکس میں بھی چھوٹ دی ہے۔ ان منصوبوں کے لیے درآمد کی جانے والی مشینری پر کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان منصوبوں سے پیدا ہونے والی بجلی پر بھی کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔‘‘

وزیر خزانہ نے کہا کہ ’’ہم نے ان منصوبوں کے لیے سرمایہ کاری کے نئے راستے بھی کھولے ہیں۔ ہم نے نجی شعبے کو ان منصوبوں میں سرمایہ کاری کی دعوت دی ہے۔ ہم نے ان منصوبوں کے لیے بینکوں سے قرضے لینے کی حد بھی بڑھا دی ہے۔‘‘

انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ان منصوبوں کے لیے ایک خصوصی ادارہ بھی قائم کیا ہے جو ان منصوبوں کی نگرانی کرے گا۔ اس ادارے کا نام ’’ہائیڈرو الیکٹرک ڈویلپمنٹ اتھارٹی‘‘ ہو گا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں ہو گا۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں اس کے 5 دفاتر بھی کھولے جائیں گے۔‘‘

(باقی صفحہ نمبر 4 کالم نمبر 7 میں ملاحظہ کریں)

ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہاؤس کے منصوبے کے ڈائریکٹر انجینئر طارق محمود نے بتایا کہ منصوبے کی پیداواری صلاحیت 120 میگاواٹ ہے۔ اس سے سالانہ 3 ارب 50 کروڑ یونٹ بجلی پیدا ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے کی تکمیل سے علاقے کے 10 ہزار گھرانوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ ان کے مطابق منصوبے سے 500 افراد کو براہ راست اور 1200 افراد کو بالواسطہ روزگار ملے گا۔

انجینئر طارق محمود نے بتایا کہ منصوبے کی تکمیل میں 2 سال 8 ماہ کا عرصہ لگا۔ منصوبے کی لاگت 54 ارب روپے تھی۔ اس میں سے 62 ارب روپے کا قرضہ ایشیائی ترقیاتی بینک نے فراہم کیا۔ باقی رقم حکومت پاکستان نے ادا کی۔ منصوبے کے ٹھیکیدار ادارے ’’نیشنل ہائیڈرو پاور کنسٹرکشن کمپنی‘‘ نے 16 مئی 2022ء کو منصوبے پر کام شروع کیا تھا۔ منصوبے کی تکمیل کی ڈیڈ لائن 15 مئی 2024ء مقرر کی گئی تھی۔

منصوبے کے چیف انجینئر محمد اسلم خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 3 کلومیٹر طویل سرنگ کھودی گئی۔ اس کا قطر 11 میٹر ہے۔ سرنگ کے ذریعے پانی 2 کلومیٹر دور بجلی گھر تک پہنچایا جاتا ہے۔ وہاں پانی کے زور سے 4 ٹربائنیں گھومتی ہیں۔ ان ٹربائنوں سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’سرنگ کی کھدائی کے دوران 2 بار پانی کا بہاؤ اچانک بڑھ گیا۔ اس سے کام روکنا پڑا۔ ہمیں 3 ماہ کا وقت اضافی لگا۔‘‘

منصوبے کے ماحولیاتی ماہر ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ ماحولیاتی اثرات کم کرنے کے لیے 120 ہیکٹر رقبے پر جنگل لگایا گیا ہے۔ اب تک 3 لاکھ 40 ہزار پودے لگائے جا چکے ہیں۔ ان میں دیودار، چیڑ اور شیشم کے درخت شامل ہیں۔ ان کے مطابق منصوبے سے 2 کلومیٹر دور ایک ماحولیاتی پارک بھی بنایا جا رہا ہے۔ وہاں 12 ہزار مقامی درخت لگائے جائیں گے۔

ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے منصوبے کے آس پاس کے علاقوں میں 250 سولر لائٹس بھی لگائی ہیں۔ ان سے رات کو راستے روشن ہوتے ہیں۔ ہم نے 3 ہزار مقامی لوگوں کو ماحولیات کے تحفظ کی تربیت بھی دی ہے۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے سے 2023ء میں 250 ٹن سے زائد کاربن کے اخراج کو روکا گیا۔ یہ مقدار 12 ہزار درختوں کے سالانہ اخراج کے برابر ہے۔

منصوبے کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر عبدالرحمٰن خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 3000 ہنرمند افراد کی ضرورت ہے۔ ان میں سے 2023ء میں 250 افراد کو ملازمت دی گئی۔ ان میں 12 خواتین بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے مقامی لوگوں کو ترجیح دی ہے۔ ہم نے ان کے لیے 2 ہفتے کی تربیت کا انتظام کیا۔ اس میں 48 افراد کامیاب ہوئے۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے میں 49 افراد کو مستقل ملازمت دی گئی ہے۔ ان میں 21 خواتین بھی شامل ہیں۔

منصوبے کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر عبدالرحمٰن خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 139 افراد کو ہنگامی حالات میں 3 ہفتے کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 54 افراد کو فائر سیفٹی کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 8 افراد کو ابتدائی طبی امداد کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 16 افراد کو غوطہ خوری کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 3 افراد کو ہیلی کاپٹر سے ریسکیو کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 10 خواتین بھی شامل ہیں۔ ان کے مطابق منصوبے کی سالانہ دیکھ بھال پر 120 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ ان میں سے 16 ملین روپے ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں پر خرچ کیے جائیں گے۔ ان میں 3 ملین روپے مقامی لوگوں کو روزگار کی تربیت دینے پر خرچ ہوں گے۔

منصوبے کے ایک مقامی مخالف حاجی نور محمد نے بتایا کہ منصوبے کی وجہ سے ان کے گاؤں کے 3 چشمے خشک ہو گئے ہیں۔ ان کے مطابق ان چشموں سے 40 گھرانوں کو پانی ملتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے اس بارے میں ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارا مسئلہ حل کر لیا جائے گا۔‘‘ ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے ان چشموں کے متبادل کے لیے 3 ٹینکر پانی روزانہ بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ ہم نے ان کے لیے 2 نئے ہینڈ پمپ بھی لگائے ہیں۔‘‘

ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے ان چشموں کے پانی کے بہاؤ کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمارے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ مسئلہ عارضی ہے۔ یہ پانی 2 سال میں واپس آ جائے گا۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے کے ٹھیکیدار ادارے نے متاثرہ چشموں کے نیچے 3 نئے ذخیرہ تالاب بھی بنائے ہیں۔ ان میں بارش کا پانی جمع ہو گا۔ یہ پانی بعد میں چشموں کے ذریعے واپس زمین میں جائے گا۔

ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے منصوبے کے ٹھیکیدار ادارے پر 2 کروڑ روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔ یہ رقم ادارے کے ضمانتی بانڈ سے وصول کی جائے گی۔‘‘ ان کے مطابق ادارے کو 3 ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ اس دوران چشموں کا پانی بحال نہ ہوا تو ادارے کا لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا۔ ان کے مطابق ادارے کے خلاف ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 2014ء کے تحت مقدمہ بھی درج کیا جائے گا۔

(باقی صفحہ نمبر 4 کالم نمبر 7 میں ملاحظہ کریں)

ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہاؤس کے منصوبے کے ڈائریکٹر انجینئر طارق محمود نے بتایا کہ منصوبے کی پیداواری صلاحیت 120 میگاواٹ ہے۔ اس سے سالانہ 3 ارب 50 کروڑ یونٹ بجلی پیدا ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے کی تکمیل سے علاقے کے 10 ہزار گھرانوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ ان کے مطابق منصوبے سے 500 افراد کو براہ راست اور 1200 افراد کو بالواسطہ روزگار ملے گا۔

انجینئر طارق محمود نے بتایا کہ منصوبے کی تکمیل میں 2 سال 8 ماہ کا عرصہ لگا۔ منصوبے کی لاگت 54 ارب روپے تھی۔ اس میں سے 62 ارب روپے کا قرضہ ایشیائی ترقیاتی بینک نے فراہم کیا۔ باقی رقم حکومت پاکستان نے ادا کی۔ منصوبے کے ٹھیکیدار ادارے ’’نیشنل ہائیڈرو پاور کنسٹرکشن کمپنی‘‘ نے 16 مئی 2022ء کو منصوبے پر کام شروع کیا تھا۔ منصوبے کی تکمیل کی ڈیڈ لائن 15 مئی 2024ء مقرر کی گئی تھی۔

منصوبے کے چیف انجینئر محمد اسلم خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 3 کلومیٹر طویل سرنگ کھودی گئی۔ اس کا قطر 11 میٹر ہے۔ سرنگ کے ذریعے پانی 2 کلومیٹر دور بجلی گھر تک پہنچایا جاتا ہے۔ وہاں پانی کے زور سے 4 ٹربائنیں گھومتی ہیں۔ ان ٹربائنوں سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’سرنگ کی کھدائی کے دوران 2 بار پانی کا بہاؤ اچانک بڑھ گیا۔ اس سے کام روکنا پڑا۔ ہمیں 3 ماہ کا وقت اضافی لگا۔‘‘

منصوبے کے ماحولیاتی ماہر ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ ماحولیاتی اثرات کم کرنے کے لیے 120 ہیکٹر رقبے پر جنگل لگایا گیا ہے۔ اب تک 3 لاکھ 40 ہزار پودے لگائے جا چکے ہیں۔ ان میں دیودار، چیڑ اور شیشم کے درخت شامل ہیں۔ ان کے مطابق منصوبے سے 2 کلومیٹر دور ایک ماحولیاتی پارک بھی بنایا جا رہا ہے۔ وہاں 12 ہزار مقامی درخت لگائے جائیں گے۔

ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے منصوبے کے آس پاس کے علاقوں میں 250 سولر لائٹس بھی لگائی ہیں۔ ان سے رات کو راستے روشن ہوتے ہیں۔ ہم نے 3 ہزار مقامی لوگوں کو ماحولیات کے تحفظ کی تربیت بھی دی ہے۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے سے 2023ء میں 250 ٹن سے زائد کاربن کے اخراج کو روکا گیا۔ یہ مقدار 12 ہزار درختوں کے سالانہ اخراج کے برابر ہے۔

منصوبے کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر عبدالرحمٰن خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 3000 ہنرمند افراد کی ضرورت ہے۔ ان میں سے 2023ء میں 250 افراد کو ملازمت دی گئی۔ ان میں 12 خواتین بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے مقامی لوگوں کو ترجیح دی ہے۔ ہم نے ان کے لیے 2 ہفتے کی تربیت کا انتظام کیا۔ اس میں 48 افراد کامیاب ہوئے۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے میں 49 افراد کو مستقل ملازمت دی گئی ہے۔ ان میں 21 خواتین بھی شامل ہیں۔

منصوبے کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر عبدالرحمٰن خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 139 افراد کو ہنگامی حالات میں 3 ہفتے کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 54 افراد کو فائر سیفٹی کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 8 افراد کو ابتدائی طبی امداد کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 16 افراد کو غوطہ خوری کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 3 افراد کو ہیلی کاپٹر سے ریسکیو کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 10 خواتین بھی شامل ہیں۔ ان کے مطابق منصوبے کی سالانہ دیکھ بھال پر 120 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ ان میں سے 16 ملین روپے ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں پر خرچ کیے جائیں گے۔ ان میں 3 ملین روپے مقامی لوگوں کو روزگار کی تربیت دینے پر خرچ ہوں گے۔

منصوبے کے ایک مقامی مخالف حاجی نور محمد نے بتایا کہ منصوبے کی وجہ سے ان کے گاؤں کے 3 چشمے خشک ہو گئے ہیں۔ ان کے مطابق ان چشموں سے 40 گھرانوں کو پانی ملتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے اس بارے میں ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارا مسئلہ حل کر لیا جائے گا۔‘‘ ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے ان چشموں کے پانی کے بہاؤ کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمارے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ مسئلہ عارضی ہے۔ یہ پانی 2 سال میں واپس آ جائے گا۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے کے ٹھیکیدار ادارے پر 2 کروڑ روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔ یہ رقم ادارے کے ضمانتی بانڈ سے وصول کی جائے گی۔‘‘ ان کے مطابق ادارے کو 3 ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ اس دوران چشموں کا پانی بحال نہ ہوا تو ادارے کا لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا۔ ان کے مطابق ادارے کے خلاف ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 2014ء کے تحت مقدمہ بھی درج کیا جائے گا۔

(باقی صفحہ نمبر 4 کالم نمبر 7 میں ملاحظہ کریں)

ہائیڈرو الیکٹرک پاور ہاؤس کے منصوبے کے ڈائریکٹر انجینئر طارق محمود نے بتایا کہ منصوبے کی پیداواری صلاحیت 120 میگاواٹ ہے۔ اس سے سالانہ 3 ارب 50 کروڑ یونٹ بجلی پیدا ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ منصوبے کی تکمیل سے علاقے کے 10 ہزار گھرانوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ ان کے مطابق منصوبے سے 500 افراد کو براہ راست اور 1200 افراد کو بالواسطہ روزگار ملے گا۔

انجینئر طارق محمود نے بتایا کہ منصوبے کی تکمیل میں 2 سال 8 ماہ کا عرصہ لگا۔ منصوبے کی لاگت 54 ارب روپے تھی۔ اس میں سے 62 ارب روپے کا قرضہ ایشیائی ترقیاتی بینک نے فراہم کیا۔ باقی رقم حکومت پاکستان نے ادا کی۔ منصوبے کے ٹھیکیدار ادارے ’’نیشنل ہائیڈرو پاور کنسٹرکشن کمپنی‘‘ نے 16 مئی 2022ء کو منصوبے پر کام شروع کیا تھا۔ منصوبے کی تکمیل کی ڈیڈ لائن 15 مئی 2024ء مقرر کی گئی تھی۔

منصوبے کے چیف انجینئر محمد اسلم خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 3 کلومیٹر طویل سرنگ کھودی گئی۔ اس کا قطر 11 میٹر ہے۔ سرنگ کے ذریعے پانی 2 کلومیٹر دور بجلی گھر تک پہنچایا جاتا ہے۔ وہاں پانی کے زور سے 4 ٹربائنیں گھومتی ہیں۔ ان ٹربائنوں سے بجلی پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’سرنگ کی کھدائی کے دوران 2 بار پانی کا بہاؤ اچانک بڑھ گیا۔ اس سے کام روکنا پڑا۔ ہمیں 3 ماہ کا وقت اضافی لگا۔‘‘

منصوبے کے ماحولیاتی ماہر ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ ماحولیاتی اثرات کم کرنے کے لیے 120 ہیکٹر رقبے پر جنگل لگایا گیا ہے۔ اب تک 3 لاکھ 40 ہزار پودے لگائے جا چکے ہیں۔ ان میں دیودار، چیڑ اور شیشم کے درخت شامل ہیں۔ ان کے مطابق منصوبے سے 2 کلومیٹر دور ایک ماحولیاتی پارک بھی بنایا جا رہا ہے۔ وہاں 12 ہزار مقامی درخت لگائے جائیں گے۔

ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے منصوبے کے آس پاس کے علاقوں میں 250 سولر لائٹس بھی لگائی ہیں۔ ان سے رات کو راستے روشن ہوتے ہیں۔ ہم نے 3 ہزار مقامی لوگوں کو ماحولیات کے تحفظ کی تربیت بھی دی ہے۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے سے 2023ء میں 250 ٹن سے زائد کاربن کے اخراج کو روکا گیا۔ یہ مقدار 12 ہزار درختوں کے سالانہ اخراج کے برابر ہے۔

منصوبے کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر عبدالرحمٰن خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 3000 ہنرمند افراد کی ضرورت ہے۔ ان میں سے 2023ء میں 250 افراد کو ملازمت دی گئی۔ ان میں 12 خواتین بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے مقامی لوگوں کو ترجیح دی ہے۔ ہم نے ان کے لیے 2 ہفتے کی تربیت کا انتظام کیا۔ اس میں 48 افراد کامیاب ہوئے۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے میں 49 افراد کو مستقل ملازمت دی گئی ہے۔ ان میں 21 خواتین بھی شامل ہیں۔

منصوبے کے ایڈمنسٹریٹو آفیسر عبدالرحمٰن خٹک نے بتایا کہ منصوبے کے لیے 139 افراد کو ہنگامی حالات میں 3 ہفتے کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 54 افراد کو فائر سیفٹی کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 8 افراد کو ابتدائی طبی امداد کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 16 افراد کو غوطہ خوری کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 3 افراد کو ہیلی کاپٹر سے ریسکیو کی تربیت دی گئی ہے۔ ان میں 10 خواتین بھی شامل ہیں۔ ان کے مطابق منصوبے کی سالانہ دیکھ بھال پر 120 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ ان میں سے 16 ملین روپے ماحولیاتی تحفظ کے منصوبوں پر خرچ کیے جائیں گے۔ ان میں 3 ملین روپے مقامی لوگوں کو روزگار کی تربیت دینے پر خرچ ہوں گے۔

منصوبے کے ایک مقامی مخالف حاجی نور محمد نے بتایا کہ منصوبے کی وجہ سے ان کے گاؤں کے 3 چشمے خشک ہو گئے ہیں۔ ان کے مطابق ان چشموں سے 40 گھرانوں کو پانی ملتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم نے اس بارے میں ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارا مسئلہ حل کر لیا جائے گا۔‘‘ ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ’’ہم نے ان چشموں کے پانی کے بہاؤ کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمارے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ مسئلہ عارضی ہے۔ یہ پانی 2 سال میں واپس آ جائے گا۔‘‘ ان کے مطابق منصوبے کے ٹھیکیدار ادارے پر 2 کروڑ روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔ یہ رقم ادارے کے ضمانتی بانڈ سے وصول کی جائے گی۔‘‘ ان کے مطابق ادارے کو 3 ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ اس دوران چشموں کا پانی بحال نہ ہوا تو ادارے کا لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا۔ ان کے مطابق ادارے کے خلاف ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 2014ء کے تحت مقدمہ بھی درج کیا جائے گا۔

(باقی صفحہ نمبر 4 کالم نمبر 7 میں ملاحظہ کریں)